ہفت روزہ

دی انڈین

مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی واطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ۷ ☆ ۷/اگست تا ۱۳/اگست ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۹/محرم الحرام تا ۲۵/محرم الحرام ۱۴۴۵ھ

کلام اللہ جل جلالہ

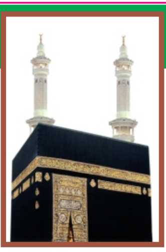

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا وہ بیشک بے حیائی اور غضب کا کام ہے، اور بہت بری راہ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۲۲-۲۳)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہارے حکام تم میں سے بدترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں کنجوس ہوں اور تمہارے کام تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے

(مرأة المناجیح: جلد ۷/حدیث ۳۵۶۸)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور آخری رسول ہیں: الحاج محمد سعید نوری

قادیانی جمہور علماء کے نزدیک غیر مسلم ہیں، اس میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں

بریلی: آندھرا پردیش حکومت شعبہ اوقاف نے گزشتہ کئی سالوں قادیانیوں کے تعلق سے ایک قانون پاس کیا تھا، کہ آندھرا پردیش صوبہ میں قادیانی فرقہ کے لوگوں کو مسجد اور مدرسہ کے رجسٹریشن کرانے یا تعمیری کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مگر ابھی مرکزی وزیر اقلیتی امور اسمرتی ایرانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر کوئی شخص قادیانیوں کو کافر کہے گا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس سے متعلق رضا اکیڈمی نے نوری مہمان خانے میں آج ایک علماء کی ہنگامی میٹنگ بلائی، جس میں اس سنگین مسئلے پر علمائے کرام نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے سربراہ مولانا الحاج سعید نوری نے کہا کہ قادیانی فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود نبوت کا دعوی کیا تھا، اور یہ بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ میں آخری نبی ہوں، مجھے تم لوگ نبی مانو۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی نبوت سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور آخری رسول ہیں، یہ متحقق مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضور اقدس کو آخری نبی اور آخری رسول نہیں مانتا ہے تو وہ خود کافر ہو جائے گا، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

عرس نوری کے موقع پر، منعقدہ اجلاس میں دار العلوم منظر اسلام کے پرنسپل مفتی عاقل رضوی نے کہا کہ قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا بہت ضروری ہے، عقیدہ ختم نبوت کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ دار الافتاء منظر اسلام کے مفتی سید کفیل ہاشمی نے کہا کہ حکومت ہند کا نظریہ قادیانیوں کی حمایت کرنا ہے، یہ فرقہ پرستی کو بڑھاوا دینے اور مسلمانوں کے درمیان انتشار و افتراق پیدا کرنا چاہتی ہے۔ دار العلوم مظہر اسلام کے مولانا ثناء اللہ مظہری نے علماء سے سخت موقف اختیار کرنے کی بات کہی۔ ڈاکٹر محمد حسن قادری نے کہا کہ ملک کے ہر شہر سے علماء و مشائخ اور مسلم تنظیموں کے ذمہ داران کو اب کھل کر میدان میں آنے کی ضرورت ہے۔

یہاں یہ بتاتے چلیں کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء میں علماء کے مطالبہ پر حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دیا، پورے ملک میں قادیانی فرقے کے افراد کوئی بھی ادارہ سازی نہیں کر سکتے ہیں۔ یہاں اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس سال ۲/لاکھ ۱۷/ہزار ۱۶۶/لوگوں نے قادیانی مسلک اختیار کیا۔ ۱۸۶/عبادت گاہیں قائم ہوئیں۔ ۱۲۴/نئے مشن ہاؤس بنائے گئے، ۳۲۹/نئی شاخیں کھولی گئیں، عوام کے درمیان لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ مذکورہ مجموعی تعداد سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ قادیانی فرقہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کو مجروح کر رہا ہے۔

اس خصوصی اجلاس میں حاجی اقرار نوری، حاجی یاسین نوری، مولانا منسوب عالم قادری، مولانا شاہجہاں، مولانا معین الاسلام، صابر شیخ، نوید رضا، ڈاکٹر اعجاز انجم، اویس رضا، مولانا ابراہیم، مولانا مجیب عالم، مولانا محمد اختر، مولانا سید شاکر علی ارشادی، حاجی محمد رفیق منا بھائی، مولانا معین الدین برکاتی، مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی اور گوہر میاں نوری وغیرہ نے شرکت کی۔

نوری مہمان خانہ میں بعد نماز مغرب شہزادۂ اعلیحضرت تاجدار اہلسنّت حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ کا قل شریف روایتی انداز میں منایا گیا، بعدہ لنگر نوری کا بھی اہتمام کیا گیا

اخلاص کی فضیلت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ: ”جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے، تو اسے اچھے عمل کرنے چاہیے، نیز وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: ”اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کریگا“۔

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جس شخص نے ثواب کی غرض سے عمل کیا وہ تاجر ہے اور جو دوزخ کے خوف سے یا جنت کی طلب میں عمل کرتا ہے تو وہ غلام ہے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے نیک کام کرتا ہے وہ حیقیقتاً آزاد ہے، اور یہی بلند ترین مرتبہ ہے“۔

سید التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا اس کی ملاقات وزیارت سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اس کے سامنے اس کے لئے دعا کرنا ریاء کاری میں شامل ہے“۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قرآن سوزی کی پاداش میں سویڈن سے سفارتی تعلقات منقطع کرے: مولانا سید معین میاں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ قادیانی اسلام سے خارج ہے: الحاج محمد سعید نوری صاحب

ممبئی: بروز بدھ ۱۱/بجے صبح آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے مرکزی دفتر مدنپورہ میں علمائے کرام۔ ائمہ عظام اور ہندوستان سے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے محرم مجالس کے مقررین کی نشست منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما کے صدر حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ السید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی نے فرمائی اور پروگرام کی سرپرستی آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما کے نائب صدر و بانی رضا اکیڈمی الحاج سعید نوری صاحب نے کی۔ معین المشائخ نے پروگرام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ کئی قومی اور ملی مسائل درپیش ہیں جسے ہمیں سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سویڈن میں قرآن سوزی کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ سویڈن حکومت سے فوراً سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن سوزی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ آپ نے اسمرتی ایرانی کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس کا تعلق ایمان سے ہے اس میں ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ قادیانی کافر تھا، کافر ہے اور کافر رہے گا۔ آپ نے یکساں سول کوڈ کے بارے میں کہا کہ دین میں مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس کا ڈرافٹ آنے بعد اس پر لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور جو مناسب اور بہتر ہو قدم اٹھایا جائے گا۔ آخر میں آپ نے مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی جنرل سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لندن کے صاحبزادے اشرف الزماں اعظمی کے ناگہانی وصال پر دکھ کا اظہار کیا اور تعزیت پیش کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ قائد قوم وملت الحاج محمد سعید نوری نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اسمرتی ایرانی کا بیان ہمارے لئے قابل قبول نہیں، یہ ہمارا ایمان کا معاملہ ہے کہ ہمیں کسے کافر کہنا ہے اور کسے نہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان کا جز ہے۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم آخری دم تک یہ کہیں گے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یکساں سول کوڈ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر یکساں سول کوڈ میں مداخلت فی الدین ہے تو ہم اسے رد کر دیں گے۔ اس کا مسودہ آنے کے بعد اس پر غور وفکر کیا جائے گا۔ قرآن سوزی پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا اس کے سدباب کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سویڈن حکومت سے یہ باور کرائے اور یقین بنائے کہ مزید اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے۔ مناظر اہل سنت مفتی عبد المنان کلیمی نے کہا کہ داخلی اور خارجی دونوں طرح کے مسائل ہمیں درپیش ہیں۔ تدبر اور تفکر کے ساتھ ہمیں حل کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن سوزی کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ منظم طریقے سے قرآن سوزی کی گئی ہے کیوں کہ قرآن سوزی کا واقعہ حکومت کی ایما پر وقوع ہوا ہے کوئی چلتے پھرتے سر پھرے نے نہیں کیا۔ اس لئے نہایت ہی افسوس ناک بات ہے۔ انہوں اس بات پر بھی زور دیا کہ ہمیں متحد ہو کر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں اس تک کامیابی نہیں ملے گی جب تک ہم اپنے قائد کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے۔ سنی بڑی مسجد مدنپورہ کے خطیب وامام مفتی زبیر برکاتی نے کہا کہ ایمان کے معاملے میں سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ یکساں سول کوڈ پر گفتگو کرتے کہا کہ یہ مداخلت فی الدین ہے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے ہمارے قائد کا جو گائڈ لائن ہوگا ہم اس پر عمل کریں گے۔ مولانا امان اللہ رضا خطیب وامام مسجد قبا نے کہا کہ ہمارے دونوں قائد معین المشائخ اور الحاج محمد سعید نوری صاحب نے جو تجاویز پیش کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں آپ نے قرآن سوزی کی بھرپور مذمت کی اور کہا کہ جان بوجھ کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہونچایا جا رہا ہے ہم ہندوستانی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے سویڈن حکومت سے تعلقات ختم کرے۔ آپ نے یکساں سول کوڈ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ایسا سول کوڈ نا قابل قبول ہے جو مداخلت فی الدین کے مترادف ہو۔ قادیانی کے تعلق سے آپ نے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے اس لئے وہ اسلام سے خارج ہے۔ مفتی منظر صاحب نے یکساں سول کوڈ، قرآن سوزی اور فتنہ قادیانی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تینوں مسائل سنگین اور حساس ہیں۔ اس پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور ہمارے قائد جو لائحہ عمل تیار کریں اس کو عملہ جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ چشتی ہندوستانی مسجد بائیکلہ کے خطیب وامام علامہ عبد الجبار ماہر القادری نے کہا کہ ہم قائدین کے تجاویز کی تائید کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے قائدین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے قدم بہ قدم ہیں اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ مولانا خلیل الرحمن نوری صاحب نے یکساں سول کوڈ کے تعلق سے کہا کہ ایسے نئے مسائل پیدا کر کے حکومت مسلمانوں کو الجھانا چاہتی ہے۔ اگر سول کوڈ میں کوئی ایسی بات ہو جو شریعت کے مخالف ہو، ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ قرآن سوزی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سویڈن حکومت کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ایسی کوئی بھی حرکت ہم برداشت نہیں کریں گے جس سے ہمارے دینی جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے حافظ و قاری مشتاق احمد تیغی صاحب نے فرمایا آخر میں معین المشائخ نے ملک میں امن وشانتی، اتحاد واتفاق، ایمان پر خاتمہ کے لئے دعائیں کی۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی۔ بالخصوص بانی تحریک درود وسلام حضرت علامہ عباس رضوی صاحب، حضرت علامہ صوفی عمر صاحب، حضرت قاری گلزار صاحب، حافظ و قاری ناظم صاحب، حضرت علامہ شاہ نواز صاحب، حضرت علامہ عارف رضوی صاحب، حضرت حافظ و قاری الیاس صاحب، حضرت حافظ و قاری نظام الدین صاحب، حضرت حافظ و قاری نیاز صاحب، حضرت حافظ و قاری خورشید صاحب، ناظم خان صاحب، حاجی برکت صاحب وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

مسجد کی تعمیر آخرت کے لیے بہترین ذخیرہ ہے: مولانا مدثر ازہری

مسجد اہل سنت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا

مالیگاؤں: مسلمان دنیا میں رہ نیک اعمال کرتے ہیں جس کی جزا انہیں دنیا وآخرت میں ملتی ہے. دنیا دار العمل ہے، یہاں جو کھیتی کی جائے گی اس کا صلہ اور پھل کل بروز قیامت ملے گا. ہمارے ہر کام میں اخلاص وللّٰہیت ہونی چاہیے. لوگوں کو اچھائی کی دعوت دیں لوگ جڑتے ہیں اور قافلہ بنتا ہے. اگر لوگ ساتھ نہ بھی دے تب بھی ہمیں اس کا صلہ اور جزا ضرور ملے گی. مسجد کی تعمیر آخرت کے لیے بہترین ذخیرہ ہے. ان خیالات کا اظہار ۲۹/جولائی بروز سنیچر (یوم عاشورہ کی نسبت سے) بعد نماز عصر جامعہ حنفیہ سنیہ کی شمال جانب کھڑکی روڈ کے قریب کے ڈی پارک میں مسجد اہل سنت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سنگ بنیاد کے موقع پر خلیفۂ حضور محدث کبیر وحضور اشرف الفقہاء مولانا مدثر حسین ازہری (صدر المدرسین جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں) نے کیا.

جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں کے بزرگ ٹرسٹی الحاج ماسٹر خلیل احمد رضوی نے مسجد اہل سنت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے زمین وقف کی اور اس کی تعمیر کا ارادہ بھی کیا. اس موقع پر جامعہ کے استاذ خلیفۂ حضور محدث کبیر مفتی عبید اللہ خان مصباحی نے مساجد کی تعمیر اور علم دین کی اہمیت وضرورت پر مدلل اور سنجیدہ گفتگو کی نیز واقف مسجد الحاج ماسٹر خلیل احمد رضوی اور ان کے فرزند ماسٹر جمیل احمد رضوی کی گل پوشی کر کے حوصلہ افزا دعائیہ کلمات پیش کیے. علامہ مدثر حسین ازہری کے ہاتھوں کدال مار کر تعمیری کام کا آغاز ہوا. بعدہٗ مفتی عبید اللہ خان مصباحی و دیگر معززین نے بھی حصہ لیا. اس موقع پر ماسٹر خلیل احمد رضوی خانوادہ کے افراد کے علاوہ جامعہ حنفیہ سنیہ کے ٹرسٹیان الحاج احمد رضا، الحاج عبد الرؤف تابانی کے علاوہ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب، حافظ سراج احمد رضوی ساتھ ساتھ بستی کے افراد بھی بڑی تعداد میں شامل بزم رہے.

حضور مفتی اعظم اور راہِ عزیمت واستقامت: (بموقع: عرسِ حضور مفتی اعظم)

از: غلام مصطفیٰ رضوی

حیاتِ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہر گوشہ روشن و درخشاں ہے۔ آپ کی تقویٰ شعار زندگی مشعلِ راہ اور نمونۂ عمل ہے۔ جس پر آپ کے تلامذہ، خلفا اور مریدین کے مشاہدات کے کثیر اوراق موجود ہیں۔

مفکرِ اسلام علامہ قمرالزماں خان اعظمی (سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ) نے اپنی کتاب "ذکرِ حضور مفتی اعظم ہند" میں اپنے مرشدِ گرامی کی حیاتِ طیبہ کے کئی ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے؛ جس سے اسلامی روایات وقوانین کے تحفظ کے لیے حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے متعدد ابواب اجاگر ہوتے ہیں۔ اور دین متین کی تقویت کا سامان مہیا ہوتا ہے۔

۱۴۱۰ھ میں ممبئی کی سرزمین پر مفکرِ اسلام علامہ قمرالزماں خان اعظمی کا ایمان افروز وسنجیدہ خطاب ہوا تھا؛ جس میں آپ نے فقہ اسلامی کے تحفظ کے لیے حضور مفتی اعظم کی فقہی بصیرت و استقامت فی الدین کے کئی گوشے اجاگر کیے۔ اسے تحریر کا پیرہن حضرت مفتی محمد اشرف رضا قادری ممبئی نے زیب کرایا۔ ۳۲ برسوں پہلے دارالعلوم امام احمد رضا ممبئی نے اس خطاب کو تحریری شکل میں شائع کیا۔ مدت سے یہ کتاب نایاب وکمیاب تھی۔ نوری مشن مالیگاؤں سے اس کی افادیت کے پیشِ نظر عرسِ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ (۲۰۲۰ء/۱۴۴۲ھ) پر اشاعت عمل میں آئی۔ قدیم مطبوعہ نسخہ کی فراہمی کے لیے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب کے ممنون ہیں۔ اس کتاب کے بعض پہلوؤں پر یہاں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۱) فقہ اسلامی میں زمانے کی رعایت کی آڑ میں اسلامی قوانین سے انحراف کی فضا تشکیل دی جا رہی ہے؛ علامہ قمرالزماں اعظمی فرماتے ہیں: "اسلام کو معذرت کا مذہب بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام کو منزل اعتذار میں لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے۔"

حضور مفتی اعظم نے عزیمت واستقامت کی راہ اختیار کی؛ علامہ اعظمی فرماتے ہیں: "اے سرکار مفتی اعظم ہند! ہم آپ کی عظمتوں کے قربان کہ زمانہ رُخصتیں تلاش کر رہا ہے۔ جواز تلاش کر رہا ہے۔ مذبوحی حرکتیں کر رہا ہے۔ اباحتیں تلاش کر رہا ہے۔ دارالافتاء بک گئے ہیں۔ درس گاہیں فروخت ہو گئی ہیں۔ اور قوموں کا وقار یقیناً غیروں کے دروازہ پر قربان کیا جا رہا ہے۔ مگر آپ نے مسائل میں ہمیشہ عزیمتوں کا راستہ دکھایا ہے، رُخصتوں کا راستہ نہیں دکھایا ہے۔"

(۲) فقہ حنفی جو فقہ کی اساس ہے؛ اس کی حفاظت کے لیے مفتی اعظم کی مساعی جمیلہ کے ضمن میں علامہ اعظمی کہتے ہیں: " آج اگر سرکار امام ابوحنیفہ اپنی ظاہری زندگی کے ساتھ جلوہ افروز ہو جائیں تو یقیناً اپنے اس روحانی فرزند کو اپنی آنکھوں سے لگا لیں گے۔ یقیناً اپنے سینوں سے لگا لیں گے۔ اس لیے کہ آج بھی بریلی کا دارالافتاء دراصل بریلی کا دارالافتاء نہیں ہے؛ بلکہ بغداد میں امام اعظم کے دارالافتاء کی ترجمانی کر رہا ہے۔"

وجہ یہی ہے کہ دارالافتاء بریلی اقتدار باطل کے آگے سرنگوں نہیں ہوا؛ شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم برملا صادر فرمایا۔ نسبندی سے متعلق حضور مفتی اعظم کا فتویٰ اس پر شاہد ہے۔ علامہ اعظمی اسی رخ سے فرماتے ہیں: "بریلی تنہا وہ مقام ہے جہاں سے فقہ کی آبرو رکھی جاتی ہے۔ اُصولِ فقہ کی آبرو رکھی جاتی ہے...... آج بھی حنفیت کو تحفظ دیا جا سکتا ہے۔ اسلامی شریعت کو تحفظ دیا جا سکتا ہے تو اعلیٰ حضرت کے مشن کی بنیاد پر؛ حضور مفتی اعظم ہند کے مشن کی بنیاد پر۔"

(۳) دُنیا کی باطل قوتوں نے چاہا کہ درس گاہوں کو سرنگوں کر دیں؛ اسلامی دانش گاہوں کا تشخص ختم کر دیں؛ دارالافتاء کو جھکا لیں... اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ یہی سبب ہے کہ عرب ممالک کے کئی مراکز ایسے فتوے جاری کرتے ہیں جن سے یہود و انگریز کے کاز کو تقویت ملتی ہے۔ حضور مفتی اعظم نے مصالحت کو راہ نہیں دی؛ بلکہ حکم شریعت کے تفوق و برتری کو پیشِ نظر رکھا۔ استقامت فی الدین کی اسی جہت کو علامہ اعظمی ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں: "اعلیٰ حضرت کے تفقہ کی عملی مثال سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند نے دُنیا کے سامنے ثابت کر دیا ہے کہ پہاڑ اپنے مقام سے ہٹ سکتا ہے، مگر شریعت کا کوئی جزئیہ اپنے مقام سے ہٹ نہیں سکتا۔ شریعت کا کوئی بھی مسئلہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتا۔ یہ وہ استقامت فی الدین تھی جو آج دُنیا کی نگاہوں میں کھٹک رہی ہے۔"

بہر کیف! موجودہ حالات میں تصلبِ دینی اور فقہِ اسلامی کے فیصلوں پر استقامت سے ہی ہم اپنے اسلامی وقار کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ مصالحت اور معذرت خواہانہ انداز مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا باعث بنے گا۔ اس لیے حضور مفتی اعظم کے تفقہ فی الدین اور تصلب فی الدین کا باب ہم سب کے لیے مشعلِ راہ اور استقامت کا روشن مینار ہے۔

مذکورہ کتاب کئی جہتوں سے افادیت کی حامل ہے؛ تحفظِ شریعتِ اسلامی کے تئیں حضور مفتی اعظم کی خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے، اس کی توسیع وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆☆☆

بھیونڈی میں ۱۰/روزہ ذکر شہدائے کربلا کا کامیاب انعقاد

حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ جو جنت میں ہمارا سردار ہوگا وہ دنیا میں بھی ہمارا سردار ہے۔ محمد شرجیل رضا

بھیونڈی: ۲۹/جولائی مسجد ضیاء الاسلام، کھنڈو پاڑہ، بھیونڈی میں یکم محرم سے ۱۰/محرم تک ۱۰/روزہ عظیم الشان پروگرام بنام ''ذکر شہدائے کربلا'' کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں روزانہ محمد شرجیل رضا قادری صاحب (جنرل سیکریٹری رضا اکیڈمی بھیونڈی) خصوصی بیان فرمایا۔ حضرت مولانا عرفان قادری صاحب عظیم کی تلاوت فرمائی اور افتتاحی بیان فرمایا۔ بعدہٗ شرجیل رضا کے صاحبزادے احمد رضا اور اور محمد عسجد رضا (رضا برادران) نعت ومنقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ ۱۰/روزہ پروگرام ''رضا برادران'' یو ٹیوب چینل پر براہ راست نشر کیا گیا تھا۔

محرم کے ابتدائی ایام میں عظمت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کی سیرت پاک پر بیان ہوا، اس کے بعد شرجیل رضا قادری نے امام حسین کے فضائل ومناقب احادیث سے بیان کئے اور واقعات کربلا تفصیل سے بیان فرمائے۔ موصوف نے اپنے بیان میں فرمایا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کے بارے میں فرمایا کہ اے اللہ! میں حسنین سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور میری امت کا جو فرد ان دونوں سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما، اس طرح سے حدیث میں ہمیں یہ درس دیا گیا ہے کہ اللہ کا محبوب بننا ہو تو حسنین سے محبت کرنے والے بن جاؤ۔

محمد شرجیل رضا صاحب نے بخاری کی حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کو اپنا پھول قرار دیا ہے یہ کوفہ والوں کے لئے ایک درس تھا کہ لوگوں اگر تمہیں میرا پاس ولحاظ ہے تو میرے پھول کے ساتھ پھول جیسا ہی برتاؤ کرنا، پھول سے انسان پیار ومحبت کرتا ہے، اسے مسل کے اس کے وجود کو مٹاتا نہیں ہے، مگر یزید کی فوج اس حدیث کو نہ سمجھ سکی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پھول کو کربلا میں پامال کر ڈالا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ جو جنت میں ہمارا سردار ہوگا وہ دنیا میں بھی ہمارا سردار ہے تو اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو سردار کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

دوران خطاب مولانا نے یہ بھی فرمایا حسنین کریمین کے فضائل احادیث مبارکہ میں موجود ہیں مگر کچھ لوگوں نے اسے چھوڑ کر یزید کی تعریف وتوصیف شروع کردی اور اسے ''امیر المومنین'' اور ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنا شروع کردیا جبکہ یزید غیر اسلامی طریقہ سے تخت خلافت پر بیٹھا تھا۔ اس کے فسق وفجور اور گناہوں کے ارتکاب کی ہی بنیاد پر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی، جس کے بعد یزید نے امام عالیمقام کو شہید کروایا۔ یزید نے سانحہ کربلا کے بعد مدینہ منورہ پر حملہ کیا ہزاروں صحابہ وتابعین کو شہید کیا، مدینہ کی خواتین سے اس کی فوج نے زنا بالجبر کیا، مسجد نبوی کو اصطبل بنادیا اور تین روز تک مسجد نبوی کی عبادتیں معطل رہیں نہ اذان ہو سکی اور نہ نماز۔ حضرت سعید بن مصیب نے تین روز تک قبر نبوی سے اذان کی آواز سنی اس کے بعد یزید کی فوج نے مکہ پر حملہ کیا اور وہاں بھی بے شمار صحابہ وتابعین کو قتل کیا۔ حرم شریف میں منجنیق کے ذریعے سنگ باری کی گئی جس سے کعبہ کا غلاف جل اٹھا۔ اس قدر فتنہ وفساد پھیلانے والا، قتل وغارتگری کرنے والا آخر کیسے امیر المومنین ہو سکتا ہے۔

پروگرام میں عالیجناب نصراللہ سردار صاحب، عالیجناب رضوان فاروقی صاحب، فرمود عالم صاحب وغیرہ پیش پیش رہے۔

☆☆☆☆☆

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد وتحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوائیے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 07
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی

اداریہ

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے

حکایت: ایک شخص جہاد کے لئے روانہ ہونے لگا تو اس نے تازہ گھاس بھی باندھ لی، تاکہ اسے فروخت کر کے، کچھ فائدہ اٹھائے، مگر رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہ فلاں شخص کو مجاہد لکھو، فلاں شخص کو ریا کار لکھو، مگر جب اس شخص کی باری آئی تو فرشتے نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ اسے تاجر لکھو۔ وہ شخص پکار اٹھا، بڑے تعجب کی بات ہے میں تو جہاد کے لئے نکلا ہوں، فرشتہ بولا، تو نے روانگی کے وقت اپنے ساتھ گھاس اس نیت سے باندھ لی تھی کہ اسے فروخت کر کے نفع حاصل کروں گا، یہ سنتے ہی وہ شخص کف افسوس ملنے لگا تو دوسرے فرشتے نے کہا اب اسے مجاہدین میں شامل کرلو۔ اگرچہ اس نے گھاس راستے میں اپنے ساتھ نفع حاصل کرنے کی نیت رکھ لی تھی، تاہم اس کے لئے وہی ہوگا جو اللہ تبارک وتعالیٰ فیصلہ فرمائیگا۔

حکایت: علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات الحیوان میں تحریر کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو جنگل کے جانور آپ کی خدمت میں سلام و زیارت کے لئے حاضر ہوئے آپ ہر جنس کے لئے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ ایک ہرنوں کی ڈار آئی تو آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ پھیرا، تو ان میں نفاہ (کستوری) پیدا ہوگئی (ان سے جنگل مہک اٹھا) ایک دوسری جماعت نے ان سے خوشبو کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا جب ہم آپ علیہ السلام کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے دعا دینے کے ساتھ ساتھ ہماری پیٹھ پر دست شفقت پھیرا جس کے باعث ہم اس خصوصیت سے ممتاز ہوئے، یہ سنتے ہی ہرنوں کی دوسری ڈار حاضر ہوئی، آپ نے دعا فرمائی اور ان کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک بھی پھیرا مگر خوشبو نمودار نہ ہوسکی، وہ اپنے ہم جنسوں سے واپسی پر کہنے لگے ہم نے بھی تمہاری طرح عمل کیا تھا مگر مہک پیدا نہ ہوسکی اس کا کیا سبب ہے؟، جواباً کہا! ہم نے تو آپ علیہ السلام کی زیارت محض رضائے الٰہی کے لئے کی تھی اور تمہاری حاضری محض خوشبو حاصل کرنے لئے تھی، ہم اپنی خالص نیت کے باعث سرفراز ہوئے اور تم خلوص نیت کے فقدان کے باعث ناکام رہے۔

حکایت: بزرگوں میں سے کسی بزرگ نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے تیس سال تک مسلسل پہلی صف میں باجماعت نماز پڑھنے کی سعادت حاصل رہی۔ مگر ایک دن تاخیر سے پہنچا تو دوسری صف میں جگہ ملی، لوگوں نے میری طرف دیکھا تو مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی، دراصل میرے دل میں خیال آیا تھا کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھا کرتے ہیں۔ یہ بات میرے دل کو بہت بھلی معلوم ہوئی تھی۔ بس خود پسندی کی اسی بات نے مجھے دوسری صف میں کھڑا کردیا، جب تک نیت خالص تھی۔ پہلی صف میں شمولیت نصیب رہی، جب نیت میں ذرہ برابر فرق آیا تو یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''اخلاص کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مدح اور ذم برابر سمجھے، یعنی نہ تو تعریف سن کر خوشی ومسرت کا اظہار کرے اور نہ ہی اپنی برائی سے غصہ محسوس کرے،

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کا ایک بھی قدم خالص خدا کے لئے اٹھا ہو۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''لوگوں کے لئے کسی نیک کام کو چھوڑنا ریاء کاری ہے اور ان کے لئے کسی اچھے کام کو اختیار کرنا شرک ہے، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں باتوں سے عافیت عطا فرمائے

فتنۂ قادیانیت کا سدِ باب وقت کی اہم ضرورت

نوری مشن وفد کی علما و مشائخ ممبئی سے ملاقات

ممبئی: گزشتہ دنوں (۲۷/جولائی ۲۰۲۳ء) نوری مشن کا ۵/رکنی وفد علما و مشائخ اہل سنت سے ملاقات کی غرض سے ممبئی پہنچا۔ سنی جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا سید معین میاں اشرفی جیلانی، سربراہ رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری سے ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ اقتدار نشیں؛ قادیانی فرقہ کے لیے ملک میں راہیں ہموار کر رہے ہیں۔ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ضمن میں ہمیں چاہیے کہ فتاویٰ حسام الحرمین کی روشنی میں قادیانیت کا تعاقب کریں اور ان کے مکر وفریب سے مسلمانوں کو آگاہ کریں۔ غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ ان شاء اللہ! اعلیٰ حضرت کی ردِ قادیانیت پر کتابوں کی ترسیل کی جائیگی۔

تعزیتی پیغام: بعد نمازِ ظہر علامہ قمرالزماں خان اعظمی (سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ) کے صاحبزادے اشرف اعظمی کی محفل ایصالِ ثواب میں شرکت کی گئی۔ یہاں علامہ اعظمی اور بیرسٹر معین الزماں اعظمی سے ملاقات کی گئی اور تعزیتی پیغام پیش کیا گیا۔ پیغامِ شہادت، دین پر استقامت: اسی دن سرِ شام وفد نے شہزادۂ غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا پیغامِ شہادت دین پر استقامت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی کتابیں عام کی جائیں تاکہ عقائد کی حفاظت کی جا سکے۔ ایثارِ اہلِ بیت: شب میں سنی شافعی مسجد کھیرنے گاؤں میں منعقدہ محفلِ ذکر شہید اعظم میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں مفتی دیارِ کوکن مفتی سید محمد رضوان شافعی رفاعی نے اپنے خطاب میں کہا کہ: اسلام کو سربلندی اہلِ بیت کے ایثار سے ملی۔ مالیگاؤں سے نوری مشن کے وفد میں غلام مصطفیٰ رضوی، فرید رضوی، نعیم رضوی، یاسین رضوی، سعد رضوی شامل تھے۔ اس موقع پر مطبوعاتِ نوری مشن بھی علمائے کرام کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

منقبت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ

از : حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری علیہ الرحمۃ

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر — رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر
لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر — میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر
ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر — چل دیئے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر
جامۂ مشکیں لئے عرش معلیٰ چھوڑ کر — فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر
عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی — چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر
موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں — روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر
متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی — ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر
خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی — کون سی دُنیا بسائی تم نے دُنیا چھوڑ کر
ایک تم دُنیا میں رہ کر تارک دُنیا رہے — رہ کے دُنیا میں دکھائے کوئی دُنیا چھوڑ کر
اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہو گیا — جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر
رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقش قدم — راہِ جنت طے نہ ہو گی تیرا رستہ چھوڑ کر
مثل گردوں سایۂ دست کرم ہے آج بھی — کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اخترؔ باغ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

حضور مفتی اعظم : ماہ و سال کے آئینے میں

ولادت باسعادت	۲۲/ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۷/جولائی ۱۸۹۳ء
مرشد نوری کی طرف سے ابوالبرکات محی الدین جیلانی نام کی تجویز	۲۲/ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۷/جولائی ۱۸۹۳ء
''محمد'' نام پر عقیقہ	۲۷/ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۱۱/جولائی ۱۸۹۳ء
حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری سے بیعت اور جمیع سلاسل کی اجازت و خلافت	۲۵/جمادی الآخرہ ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء
مرشد نوری نے مادرزاد ولی کہا	رجب ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء
تسمیہ خوانی	۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء
جملہ علوم و فنون کی تکمیل و فراغت	(بعمر ۱۸/سال) ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
آغاز درس و تدریس	۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
مسئلہ رضاعت پر پہلا فتوی اور امام احمد رضا کی تصدیق	۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء
ازدواجی زندگی کا آغاز	۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء
تاسیس جماعت رضائے مصطفی بریلی	۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء
الاستمداد پر حواشی و تکمیلات سے فراغت	۱۳۳۸ھ/۱۹۱۸ء
تحریک ترک وطن کی شدید مخالفت	۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء
دارالقضاء شرعی مرکز بریلی (برائے متحدہ ہندوستان) کے قاضی مقرر	شعبان ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء
والد ماجد امام احمد رضا کا سانحۂ ارتحال	۲۵/صفر ۱۳۴۰ھ/۲۸/اکتوبر ۱۹۲۱ء
والد ماجد کے بعد وصال ساری ذمہ داریاں آپ کے سپرد	۲۶/صفر ۱۳۴۰ھ/۲۹/اکتوبر ۱۹۲۱ء
تحریک شدھی کا تعاقب اور ۵/لاکھ مرتدوں کا مشرف بہ اسلام ہونا	۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء
مسلم راجپوت کی اصلاح کی خاطر مسلسل ۱۱/مہینے گھر کو خیر باد کہا	۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء
تبلیغ اسلام کے لیے ایک وفد بہار واڑیسہ کو روانہ کیا	۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء
شاہ فضل حسن صابری کا دبدبۂ ''سکندری'' میں آپ کی خدمات پر تفصیل نوٹ :	۱۳۴۴ھ/۱۱/جنوری ۱۹۲۵ء
اکلوتے فرزند محمد انور رضا کی ولادت	جمادی الاخرہ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء
مسجد شہید گنج لاہور کی بابت مجاہدانہ فتوی	۲۷/ربیع الآخر ۱۳۵۴ھ/۲۹/جولائی ۱۹۳۵ء
فرزند محمد انور رضا کا انتقال (بعمر ۴/سال)	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء
عنایت اللہ مشرقی کی تحریک خاکسار کی رد میں پہلا فتوی	رجب ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء
تحریک اشتراکیت سے عوام کو بچنے کا مشورہ	۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء
عنایت اللہ مشرقی کے رد میں مزید فتاوی تحریر کیے	
دوسرا فتوی	محرم ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء
تیسرا فتوی	۲۸ محرم // //
چوتھا فتوی	۱۶/صفر // //
تاسیس دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی	۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء
ہندستان میں بڑھتی ہوئی لادینیت ختم کرنے کے لیے ملک گیر تبلیغی سفر کا آغاز	۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء
آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں تاریخ ساز کردار انجام دیا	۱۳۶۶ھ/۳۰/اپریل ۱۹۴۶ء
دوسرا حج	۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء
اردو تعلیمی نصاب ترتیب دلوانے کا منصوبہ	۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء
غوث اعظم کے خاندانی فرزند پیر سید طاہر علاء الدین گیلانی سے ملاقات :	۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء
مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا جیلانی کو اجازت و خلافت	۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء
اپنے جانشین مفتی محمد اختر رضا کو تعلیم افتا	۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء
تیسرا حج بغیر فوٹو کے کیا، اور علمائے حرمین کو اجازتیں عطا کیں :	۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء
عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا سنگ بنیاد رکھا	۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ/۶/مئی ۱۹۷۲ء
اندرا گاندھی کی تحریک نسبندی کے خلاف بے باکانہ فتوی	
(کہ اسلام میں ضبط ولادت حرام ہے۔)	۳/رمضان ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء
فقیہ اسلام علامہ اختر رضا خاں ازہری کو اپنا جانشین بنایا :	۶/محرم ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء
وصال پر ملال	۱۴/محرم ۱۴۰۲ھ/۱۲/نومبر ۱۹۸۱ء
شریک حیات (پیرانی اماں صاحبہ) کا انتقال	۱۶/جمادی الآخر ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

ترتیب از مولانا اختر الاسلام علیمی المجمع الاسلامی، مبارک پور

میرے مرشد گرامی حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ : مشاہدات کی روشنی میں

الحاج محمد سعید نوری سربراہ رضا اکیڈمی ممبئی

آج بعد نماز جمعہ حالت وضو میں اپنے مرشد برحق سیدنا سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی غرض سے چند باتیں تحریر کر رہا ہوں تا کہ میری آنے والی نسلیں اس بات پر ناز کریں کہ ہمارے باپ دادا ایسے ولی کامل کے مرید تھے جن کی ولایت کی بشارت خود ان کے مرشد گرامی حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی تھی۔ مجھے بھی ان کی غلامی پر ناز ہے کہ نہ صرف انھوں نے اپنے دامن کرم میں لیا بلکہ میرا نام بھی محمد سعید حضرت نے ہی تجویز فرمایا اور علالت کے زمانے میں بھی بارہا ایسا ہوا کہ میں جب بھی بریلی شریف حاضر ہوا حضرت کے خادم حضرت ناصر میاں صاحب (ناصر چچا) یا بابو بھائی حضرت کو بتاتے کہ یہ سعید یا سعید بھائی بمبئی سے آئے ہیں تو حضرت مسکرا کر فرماتے میں جانتا ہوں پھر ارشاد فرماتے کہ ''اللہ سعید بنائے'' مجھے اپنے مرشد کے اس قول پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ میں مرنے سے ایک ساعت پہلے ہی سہی نیک ضرور ہو جاؤں گا۔

حضرت کا کئی کئی روز ہمارے گھر میں قیام رہا کرتا تھا جب حضرت کی واپسی ہوتی تو ہمارے دادا کہا کرتے تھے کہ حضور کے جانے سے ہمارا گھر سونا ہو جاتا ہے حضرت دعائیں دیتے اور فرماتے کہ تمہارا گھر ہمیشہ شاد و آباد رہے گا۔ حضرت کی دعاؤں کی برکت سے آج بھی الحمدللہ ہمارا پورا خاندان کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اور سب خوش حال بھی ہیں۔ حضرت کی شفقتیں اس قدر تھیں کہ ایک بار میرے تایا جناب خلیل احمد رضوی صاحب سے فرمایا کہ ''میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو''۔ میرے تایا کے گھر میں ۱۴/سال بعد دوسری اولاد ہوئی جس کا نام حضرت نے محمد خالد رضا تجویز فرمایا جو گھر میں شیخو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میری بھی پیدائش سے پہلے میرے والد ماجد جناب شفیع احمد رضوی صاحب نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور دو لڑکیاں ہیں دعا فرمائیں کہ اب لڑکا پیدا ہو حضرت نے دعا فرمائی جس کے بعد میری پیدائش ہوئی۔ ایک بار اماں (یعنی ہماری تائی) نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور تعویذ عنایت فرمائیں نہ معلوم اس دن حضرت کی کیا کیفیت تھی جلال میں فرمانے لگے تعویذ تعویذ تعویذ ارے میرے مریدوں کو تعویذ کی کیا ضرورت ہے مگر جب بمبئی سے واپسی ہو رہی تھی تو تعویذ عنایت فرما دیا۔

حضرت کی اقتداء میں نماز :

بریلی شریف میں آخری وقت ظہر تھا کہ حضرت مسجد میں تشریف لائے اور جو لوگ قابل امامت تھے ان لوگوں کو پہلے ہی ہٹا دیا گیا تھا وقت بھی کم تھا حضرت وضو سے فارغ ہوئے سنت ادا کرنے کے بعد فرمایا نماز پڑھایئے بابو بھائی نے جو حضرت کے خادم تھے عرض کیا حضور! کوئی امام نہیں ہے حضور ہی نماز پڑھا دیں حضرت نے اِدھر اُدھر دیکھا جب کوئی نظر نہیں آیا تو مصلی پر تشریف لے گئے اور امامت فرمائی۔ اسی طرح حضرت کے پیچھے ایک اور بار بھوالی میں نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

افطار اور تراویح :

ایک بار میں ماہ رمضان شریف میں بریلی شریف چلا گیا تھا تین روزے کا افطار حضرت اور پیرانی ماں کے ساتھ کرنا نصیب ہوا اس وقت تک پیرانی ماں صاحبہ سے پردہ نہیں تھا۔ نماز تراویح کوئی صاحب ''الم تر'' سے پڑھاتے تھے حضرت رحمانی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس سال حضرت کو کمزوری زیادہ ہے اس لئے حافظ قرآن کو نہ بلوا کر ایک قاری کو تراویح کی امامت کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے وہ قاری صاحب ''الم تر'' سے تراویح پڑھاتے تھے انھوں نے چھ رکعتوں میں کوئی غلطی کی حضرت نے فرمایا آپ نے یوں پڑھا ہے یوں پڑھئے اس طرح ۲۰/رکعات کی بجائے ۲۶/رکعات پڑھی گئیں۔

نماز جنازہ :

میرے رشتے کے دادا عبدالستار صاحب کے انتقال کے موقع پر حضرت بمبئی میں تشریف فرما تھے نماز جنازہ میں حضرت نے شرکت فرمائی اس کے بعد گھر کے تمام لوگ قبرستان چلے گئے تھے میں حضرت کو لے کر گھر آ گیا۔ حضرت نے فرمایا آپ قبرستان نہیں گئے میں نے عرض کیا حضور! نماز جنازہ پڑھ لیا ہے اور جنازہ کو کاندھا بھی دے دیا ہے۔ یہ میرے بچپن کی بات ہے کاندھا میں نے اس وقت دیا جب کہ لوگ جنازہ زمین سے کاندھوں پر اٹھا رہے تھے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اجازت لے کر واپس ہوئے ہو؟ اس پر میں خاموش ہو گیا۔ گھر میں صرف میں اور حضرت تھے گھر کی تمام عورتیں بھی میت کے گھر گئی ہوئی تھیں میں نے آئسکریم پیش کیا حضرت نے اس کو تناول فرمایا اس میں سے جو بادام پستہ منہ میں آ جاتا اس کو نکال لیتے اور مجھ کو عطا فرماتے اور میں اس کو کھا جاتا پھر جو آئسکریم حضرت نے چھوڑ دی اس کو میں نے کھا لیا۔

تجدید نکاح :

میرے تایا زاد بھائی جلیل احمد رضوی کی شادی میں خلاف شرع کام ہوا تھا تو جب حضرت بمبئی تشریف لائے اور ہمارے گھر پر حضرت کی دعوت ہوئی تو کسی صاحب نے حضرت کے ہاتھ میں ایک خط دے دیا جس میں ان تمام خلاف شرع باتوں کی تفصیل تھی جو شادی میں ہوئی تھیں حضرت جلال میں آ گئے اور فرمایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا سخت برہمی کا اظہار فرماتے رہے پھر تایا صاحب خلیل احمد رضوی اور والد صاحب شفیع احمد رضوی اور بھائی جان جلیل احمد رضوی اور جو دوست و احباب شادی میں قریب قریب تھے اور دعوت میں موجود تھے ان سب کو کلمہ پڑھوایا اور دوسرے روم میں تشریف لے گئے تایا اور تائی، والد اور والدہ، بھائی اور بھابھی کا حضرت نے تجدید نکاح کروایا اور اپنے جیب خاص سے تینوں کی مہر کی رقم ان لوگوں کے ہاتھ میں دی۔

مسجد کا ڈھیلا :

حضرت گھر میں تشریف فرما تھے استنجا کے لئے ڈھیلا طلب فرمایا والد صاحب اور ان کے دوستوں نے ڈھیلا تلاش کرنا شروع کیا میں دوڑ کر مسجد گیا اور وہاں سے ڈھیلا لے کر آ گیا ابھی یہ لوگ ڈھیلا ڈھونڈ ہی رہے تھے کہ میں اپنے دونوں ہاتھوں میں جو ڈھیلے تھے وہ دیئے تو حضرت نے فرمایا کہاں سے لے آئے میں نے خوشی خوشی بتایا کہ مسجد سے حضرت نے فرمایا کہ مسجد کا ڈھیلا مسجد کے باہر نہ لانا چاہئے جاؤ اسے مسجد میں رکھ آؤ میں واپس وہ ڈھیلا مسجد میں رکھ آیا۔

آخری عرس رضوی :

۱۴۰۱ھ کے عرس رضوی کے موقع پر حضرت کی خدمت میں بمبئی والوں کو مقرر کیا گیا تھا میں برابر حضرت کی خدمت میں رہا کرتا تھا اس وقت مولانا منصور علی خاں صاحب کی کتاب ''خوابوں کی بارات'' مولانا مقصود علی خاں صاحب نے پیش کی کہ حضور! یہ کتاب بھائی صاحب نے تحریر فرمائی ہے اور حضور کی خدمت میں پیش کرنے کو کہا ہے۔ حضرت نے اس کو اپنے ہاتھوں میں لیا دعائیں دیں اور فرمایا کہ آیت قرآنی کو صفحۂ اول پر نہ لکھا جائے لوگ وضو بے وضو رہتے ہیں اور قرآنی آیت کو بے وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے۔

وہ تو توبہ کرنے آیا ہے :

اسی موقع پر نائب مفتی اعظم شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور ان کے صاحبزادے ڈاکٹر محب الحق صاحب جو اس وقت علی گڑھ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے مفتی صاحب سب کا تعارف کروا رہے تھے کہ ایک شخص بیچ میں آ گیا اور کہنے لگا مجھے مرید ہونا ہے مفتی صاحب کو جلال آ گیا کہ حضرت دوسری طرف متوجہ ہیں یہ مرید ہونے کی بات بیچ میں کر رہا ہے فرمایا ابھی نہیں کل مرید ہونا۔ مفتی صاحب کے یہ فرمانے پر حضرت نے ارشاد فرمایا مفتی صاحب! وہ تو توبہ کرنے کے لئے آیا ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ توبہ کل ہو گی۔

بارگاہ مرشد میں حضرت کی حاضری :

علالت کے زمانے میں حضرت مارہرہ شریف حاضر ہوئے حضرت کے ساتھ بمبئی کے ڈاکٹر کمال الدین صاحب بھی تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت سب سے پہلے اپنے مرشد کے مزار پر حاضر ہوئے اور جو لوگ ساتھ تھے ان سے فرمایا یہ میرے پیر کا مزار ہے اعلیٰ حضرت نے بھی ان سے فیض حاصل کیا ہے۔

حضرت مرشد گرامی کی کیا کیا کرم فرمائیاں ہوئیں اور ہو رہی ہیں کہاں تک بیان کروں بیان کرتے کرتے عمر گزر جائے گی مگر ان کے تذکروں سے دل نہیں بھرے گا۔ آپ حضرات سے صرف یہ گزارش ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ مجھ پر میرے مرشد کی نظر عنایت ہمیشہ رہے۔

●●●

فیملی پلاننگ اور نس بندی سے متعلق حضور مفتی اعظم کا تاریخی فتویٰ

عرس مفتی اعظم علیہ الرحمۃ پر خصوصی تحریر

غلام مصطفیٰ رضوی نوری مشن مالیگاؤں

ایمرجنسی کے دور میں جب کہ بہت سے اصحابِ جبہ و دستار اقتدار کے آگے جھک گئے تھے۔ شریعت کو طبیعت سے بدلنا چاہتے تھے اور احکامِ شرع میں من مانی رائے شامل کر کے دُشمنانِ اسلام کی بالادستی تسلیم کر چکے تھے۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ نے شریعتِ مطہرہ اور اسلامی قوانین کی حفاظت و صیانت فرمائی۔ ظلم و جبر اور اقتدار کو خاطر میں نہ لایا، یہ حضور مفتی اعظم کی فقہی خدمات کا ایک روشن باب ہے۔

حضور مفتی اعظم کے عہد میں گورنمنٹ نے خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) کے تعلق سے "نس بندی" کو لازمی قرار دیا؛ اس سلسلے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو حضور مفتی اعظم نے جو تاریخی فتویٰ صادر فرمایا اس کا ایک گوشہ ملاحظہ فرمائیں:

''بعون الملک الوہاب، ضبط تولید کے لئے مرد کی نسبندی یا عورت کا آپریشن متعدد وجوہ سے شرعاً ناجائز و حرام ہے؛ اس میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے اور قرآن و حدیث کی نص سے ناجائز و حرام ہے۔''
(محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، علامہ، فتاویٰ مصطفویہ، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی، ص ۵۳۱)

آگے قرآن و حدیث اور تفاسیر سے دلائل بھی دیئے ہیں۔ مکمل فتویٰ ''فتاویٰ مصطفویہ'' مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی صفحہ ۵۳۰۔۵۳۱ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اس پر مشاہیر علما نے تصدیقات ثبت کیں۔

مفتی اعظم کی شان و عظمت کی کئی وجوہ و اسباب ہیں: مفتی اعظم عظیم فقیہ تھے...... مدبر و قائد تھے...... پیکر تقویٰ و استقامت تھے...... شیخ طریقت تھے... محدث و مفسر تھے...... نعت گو شاعر تھے...... مصلح و منبعِ روحانیت تھے... مارہرہ مطہرہ کے فیض یافتہ اور حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی علیہ الرحمۃ کے منظور نظر تھے...... سچے عاشقِ رسول، مقبولِ بارگاہِ غوثیہ تھے...... آپ کا کردار روشن و تاباں تھا... یہی وجہ ہے کہ دیکھنے والوں کے دل کی دنیا میں خوشگوار انقلاب برپا ہو جاتا تھا... نیکیوں کی راہ کے مسافر بن جاتے تھے... آپ کا تفقہ فی الدین اور تقویٰ شعار زندگی مسلمانوں کے لیے نمونۂ عمل اور رہبر و رہنما ہے....

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

حضور سیدی محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر مفتی اعظم کو ''سنیوں کا مرکزی آسرا و پیشوا'' جیسے اعزاز سے یاد کرتے تھے۔
(ملاحظہ ہو: خطبۂ صدارت ''ارشاداتِ دین پرور'' سنی کانفرنس مالیگاؤں ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اکابر کے دامن سے وابستہ رکھے۔ احکام شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور سچوں کے ساتھ رکھے۔
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 , ISSUE NO: 07 DATE: 07 July to 13 August 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا ایمان اور اسلام کی روح ہے: الحاج محمد سعید نوری

۴۳رواں عرس مفتی اعظم ہند بریلی شریف میں ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے علماء و مشائخ عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریوں پر خطاب کریں گے

ممبئی: مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مفتی محمد مصطفی رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری قدس سرہ بھارت کے مشہور و مقبول عالم دین وفقہ حنفی کے جلیل القدر مفتی اعظم تھے وہ جن کے والد گرامی مجدد اعظم مولانا شاہ احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے ماننے والے پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی نے اسلام وسنیت کی جو خدمات انجام دی ہیں اسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے اسی طرح آپ کے شہزادے اصغر حضرت مولانا مفتی محمد مصطفی رضا خان صاحب قادری المعروف مفتی اعظم ہند نے اپنے دور میں جو تاریخی کارنامے انجام دیئے ہیں وہ تاریخ کے اوراق میں درخشندہ ہیں حضرت مفتی اعظم زبردست عالم و محقق مفتی و محدث اور مقبول بارگاہ رسول شاعر، سیکڑوں کتابوں کے مصنف تھے فتاوی مصطفویہ وغیرہ مقبول عام وخاص ہیں شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفی رضا خان بریلوی کی پیدائش ۱۸/ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۲/ ذالحجہ ۱۳۱۰ھ کو بریلی شریف میں ہوئی اور وصال ۱۱/ نومبر ۱۹۸۱ء مطابق ۱۴/ محرم ۱۴۰۲ھ کو ہے حضرت تاجدار اہلسنت نے ہر مشکل وقت میں امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ہے جب ملک میں شدھی تحریک بڑی تیزی سی اٹھی اس کو حضرت مفتی اعظم ہند اپنی جرات مندانہ قیادت سے کچل کر رکھ دیا جب نسبندی کا لاوا پھوٹا بریلی شریف کے حضرت مفتی اعظم نے حکومت وقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اسی دوریش وقت، مرد کامل، قطب زماں، کے ۴۳رواں سالانہ عرس کا آغاز ہوچکا ہے یاد رہے صاحب عرس حضرت مفتی اعظم ہند کے مریدین و خلفاء پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں عرس کی تقریبات کے سلسلے میں بیان دیتے ہوئے قائد ملت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا حضرت مفتی اعظم ہند کی ذات مجمع الکمالات تھی وہ صاحب کرامت بزرگ تھے جنہیں ہم شبیہ غوث الاعظم کہا جاتا تھا جو آپ کے حسین چہرے کو دیکھتا وہ برملا کہ اٹھتا کہ یہ بیشک یہ اللہ کے ولی ہیں آپ کی زندگی بڑی پاکیزہ اور مقدس ہے تمام مشارب و خانقاہ میں یکساں مقبول تھے آپ کی علمی جلالت و شان تقوی کے سامنے بڑے بڑے خطباء بولنے کو ڈرتے تھے ذرہ برابر بھی کوئی کمی واقع ہوتی بروقت مشفقانہ تلقین فرماتے، ۱۴رویں شب مبارکہ کو بریلی شریف میں خانقاہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت میں حضرت شاہ سبحانی میاں صاحب قبلہ و حضرت احسن میاں صاحب قبلہ کی سرپرستی میں تقریب کا اہتمام ہے وہیں قاضی اسلام فی الهند قائد اہلسنت حضرت مفتی عسجد رضا خان صاحب قادری کی سرپرستی میں آستانہ تاج الشریعہ میں محفل نوری سجائی جائیگی، نائب سجادہ نشین حضرت توصیف ملت علامہ توصیف رضا خان صاحب قادری و صاحبزادہ حضرت فیض ملت فیض رضا خان صاحب قادری کی سرپرستی و قیادت میں آستانہ عالیہ کے قریب اہتمام محفل مفتی اعظم ہے درگاہ اعلیٰ حضرت سے متصل نوری مہمان خانہ کی رونق تو خوب ہوتی ہے یہاں اسیر مفتی اعظم محافظ ناموس رسالت خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ کی سرپرستی و قیادت قابل ذکر ہے وہاں آئے ہوئے زائرین کو لنگر مفتی اعظم ہند پیش کیا جاتا ہے اس طرح سے تمام خاندانِ رضا میں بہاریں ہی بہاریں ہیں اسیر مفتی اعظم نوری صاحب نے ۴۳رواں عرس پر بتایا کہ اس عرس پر سب سے اہم موضوع عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں اس موضوع پر ملک و بیرون ملک سے آئے علماء ومشائخ خطباء اپنے خیالات کا اظہار کریں گے وہیں قلمکار حضرات اپنے قلم سے قادیانیوں کا در بلیغ کریں گے تاکہ مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو دجالی فتنہ قادیانیت سے بچایا جائے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے نائب صدر حضرت سعید نوری صاحب نے کہا کہ قادیانی گاؤں دیہات اور قصبوں میں مالی فنڈنگ کے ساتھ غریب مسلمانوں کو ورغلا رہے ہیں اب دھیرے دھیرے حکومت کے ذریعے بھی وہ اپنے آپ کو مسلم بتا کر وقف بورڈ وغیرہ میں گھس پیٹھی کررہے ہیں ہمیں چاہیے کہ علماء ومشائخ منظم پلاننگ کے ساتھ حکومت کو بتائیں کہ قادیانی ملک وقوم کیلئے شدید خطرہ ہیں یہ سانپ بچھو کے زہر سے زیادہ زہریلے ہیں لہٰذا حکومت ان کے فتنوں سے ہوشیار رہے آخر میں حضرت سعید نوری صاحب نے علماء ومشائخ بالخصوص قصبہ و دیہات میں دینی خدمات انجام دینے والے ائمہ سے گزارش کی ہے کہ وہ اپنے علاقہ، محلہ پر خصوصی توجہ دیں، قادیانوں کے خلاف پہلے ہی سے مورچہ بندی کریں عقیدہ ختم نبوت پر کانفرنس کر کے لوگوں کو مرزائی قادیانی کے گمراہ کن عقائد و نظریات سے باخبر کریں۔

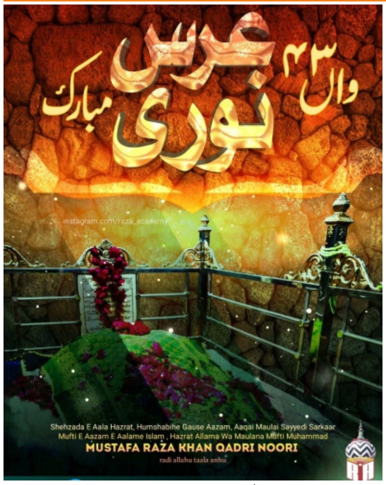

از: فقط محمد عارف رضوی

اصلاح معاشرہ کیلئے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے: حضرت سید معین میاں

ورلی: بروز سنیچر بعد نماز عشاء حسینی اشرفی مسجد ورلی میں، ذکر شہدائے کربلا، کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ جسکی سرپرستی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے فرمائی اور پروگرام کی صدارت شہزادہ حضور شہید راہ مدینہ افضل الصوفیہ ،حضرت سید حسین اشرف اشرفی جیلانی نے نبھائی۔ پروگرام کا آغاز قاری اشفاق نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ معین المشائخ نے کردار حسین کو اپنا نے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اصلاح معاشرہ کے لیے امام حسین کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ امام حسین نے دنیا سے برائیوں کے خاتمہ کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کردی۔ باطل کے آگے سر نہ جھکا کر یہ بتادیا کہ آل نبی کبھی بھی ظالم کے سامنے سرنگوں نہیں ہوسکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پیغام امام حسین کو عام کیا جائے۔ مفتی ہالینڈ حضرت علامہ مولانا مفتی شفیق الرحمن مصباحی نے اہل بیت کی محبت پر ایک جامع گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت کی محبت، نجات کا ذریعہ ہے آپ نے مزید کہا کہ معین المشائخ صرف اہل سنت ہی کے قائد نہیں ہے بلکہ قومی سطح پر آپ کی قیادت قبول کی جاتی ہے۔ سیرت امام حسین کو اجاگر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہر قوم کے لئے امام حسین کی سیرت مشعل راہ ہے۔ مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا، مفتی عبدالمنان کلیمی صاحب نے معرکہ کربلا پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امام عالی مقام کی شہادت کئی اعتبار سے منفرد ہے۔ آپ نے حدیث کے حوالے سے یہ ثابت کیا کہ امام حسین نہ صرف جنتی جوانوں کے سردار ہیں بلکہ تمام جنتیوں کے سردار ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ نسبت سادات صرف فضل الٰہی سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ آپ نے کہا معین المشائخ کو نسبت سادات حاصل ہے۔ جو بہت بڑی نعمت ہے۔ آج آپ آل رسول کا ذکر، آل رسول کی موجودگی میں سماعت فرما رہے ہیں یہ بڑی خوش بختی کی بات ہے۔ آل رسول کے دامن سے وابستہ ہونا کامیابی و کامرانی کی دلیل ہے۔ استاذ الشعراء، شاعر اسلام عالی جناب ڈاکٹر سید مناظر حسین صاحب نے بارگاہ امام حسین میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ۔جسے سامعین نے خوب پسند کیا۔ سنی مسجد بلال کے خطیب و امام حضرت حافظ و قاری مشتاق احمد تیغی نے معین المشائخ کے حکم پر والہانہ انداز میں منظوم خراج عقیدت امام حسین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے داد تحسین حاصل کی۔ جامعہ قادریہ اشرفیہ کے مؤقر استاذ قاری قطب الدین صاحب نے عشق امام حسین میں ڈوب کر اپنے مخصوص انداز میں منقبت کا نذرانہ پیش کیا جسے سامعین نے خوب سراہا۔ پروگرام کی نظامت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے انجام دی۔ خانوادۂ اشرفیہ کے چشم و چراغ شہزادہ حضور شہید راہ مدینہ عالی جناب سید حسن اشرف اشرفی جیلانی، اور شہزادہ حضور شہید راہ مدینہ نباض قوم و ملت عالی جناب سید علی اشرف اشرفی جیلانی بھی موجود تھے ۔آخر میں معین المشائخ نے قوم وملت کی فلاح و بہبود، ملک میں امن وشانتی، ایمان پر خاتمہ کے لئے دعائیں کیں۔ آئے ہوئے سامعین کے لئے لنگر امام حسین کا اہتمام تھا۔ حسینی اشرفی مسجد کے ٹرسٹی عالی جناب سید ارشد زیدی، اور دیگر دانشوران قوم وملت وعلمائے کرام وائمہ مساجد نے شرکت فرمائی۔ بالخصوص ہمدرد یونیورسیٹی کے پروفیسر ڈاکٹر غلام یحی انجم صاحب۔ نور باغ مسجد کے خطیب و امام مولانا نورالعین صاحب۔ حسینی اشرفی مسجد کے خطیب و امام حضرت مولانا صوفی محمد عمر صاحب ۔جیانی مسجد ورلی کے خطیب و امام مولانا الطاف صاحب ،حلیمہ اپارٹمینٹ مسجد کے خطیب و امام مولانا شاہ نواز صاحب۔ مولانا عرفان علیمی صاحب، مولانا عارف رضوی صاحب، قاری خورشید صاحب ۔وغیرہ موجود تھے

دینی تعلیم وتربیت کا فقدان مسلم بچیوں کی بے راہ روی کا نتیجہ

درگاہ اعلیحضرت پر مفتیٔ اعظم کے ۴۳رویں عرس نوری کے موقع پر شہر قاضی مولانا مختار بہیڑوی کا خطاب

بریلی شریف: درگاہ اعلیحضرت پر مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ۴۳رواں ایک روزہ عرس نوری درگاہ کے سرپرست حضرت مولانا سبحان رضا خاں سجادہ نشین مفتی احسن رضا خاں قادری کی صدارت میں منایا گیا۔ ملک بھر سے علمائے کرام عرس نوری میں شرکت کرنے پہنچے ۔ وہیں دن بھر عقیدتمندوں کا ہجوم درگاہ اعلیحضرت پر رہا۔ اس موقع پر ملک کے مختلف گوشوں سے آئے علماء کا تقریری پروگرام ہوا۔ پروگرام کی نظامت قاری یوسف رضا سنبھلی نے کی، ساتھ ہی کربلا کے ۷۲رشہداء کو خراج عقیدت پیش کر کے حسینی و نوری لنگر کا اہتمام کیا گیا۔

آج ہماری بہن بیٹیوں کا دین اور عزت وآبرو خطرے میں ہے، ایسے میں ان بیٹیوں کی وقت وقت پر ماں باپ کے ساتھ کاؤنسلنگ کرانا اور مذہب وسماج سے جڑے رہنے کیلئے تعلیم دینا بیحد ضروری ہوگیا ہے: مفتی سلیم نوری

میڈیا انچارج ناصر قریشی نے بتایا ایک بجکر ۴۰رمنٹ پر مفتیٔ اعظم ہند کے قل شریف کی رسم ادا کی گئی، جس میں سید کفیل ہاشمی، مفتی عاقل رضوی، سلیم نوری، سید آصف میاں، مفتی انور، مفتی جمیل، مفتی افروز عالم وغیرہ موجود تھے۔ عرس نوری کا آغاز قاری رضوان نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، بعد نماز عشاء علماء کرام کا تقریری پروگرام شروع ہوا ،جس میں علماء نے موجودہ دور میں مسلمانوں کی خستہ حالی اور ان میں سماجی، مذہبی، سیاسی و تعلیمی بیداری پر تقریر کی جس میں خاص طور سے آئندہ لوک سبھا انتخابات کے مدنظر مسلم خاص طور سے خواتین کو ووٹنگ کا مقصد سمجھاتے ہوئے اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرنے کا بھی ذکر کیا گیا۔ وہیں مختار بہیڑوی نے کہا کہ آج مسلم بیٹیوں اور بہنوں کو بہکا کر اپنے مذہب اور سماج سے بغاوت کا جذبہ پیدا کیا جارہا ہے جس کے مدنظر ملک بھر سے علماء کرام کے ذریعہ خواتین کو بااختیار بنا کر ان کی غیروں سے حفاظت کرنے پر زور دیا گیا۔

مفتی سلیم نوری نے کہا کہ آج ہماری بہن، بیٹیوں کا دین اور ان کی عزت آبرو خطرے میں ہے۔ ایسے میں ان بیٹیوں کو وقت وقت پر ماں باپ کے ساتھ کاؤنسلنگ کرانا اور مذہب وسماج سے جڑے رہنے کے لئے تعلیم دینا بیحد ضروری ہوگیا ہے۔ شہر قاضی مولانا مختار بہیڑوی نے کہا کہ مسلم بچیاں مذہبی تعلیم کی کمی کے سبب غیروں کے بہکاوے میں آرہی ہیں ایسے میں علماء کے ساتھ ساتھ والدین اور بھائیوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ان کو چھوٹی عمر میں ہی موبائل فون تو دیئے جارہے ہیں لیکن یہ جاننے کی کوشش نہیں ہوتی کہ وہ کہاں جارہی ہیں ، کس سے دوستی کررہی ہیں۔ مرادآباد کے قاری سخاوت حسین رضوی نے بھی مسلمانوں کو تعلیم یافتہ اور خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیا۔ وہیں مفتیٔ اعظم کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ مفتیٔ اعظم ہند ہمیشہ حقانیت پر قائم رہے۔ شریعت میں کسی بھی طرح کی مداخلت کبھی بھی برداشت نہیں کی۔ آج ان کی نصیحتیں سماج کے لئے بیحد ضروری ہیں جن سے لوگوں کو سبق لینا چاہئے اور اپنی بہن بیٹیوں کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ وہ غیروں کے جال میں نہ پھنسیں۔ عرس کے انتظام وانصرام میں ٹی ٹی ایس کی پوری ٹیم شامل تھی۔

انکل، آنٹی اور بے لذت غلطیاں

انکل یا آنٹی کہنے والے متوجہ ہوں! انکل کہتے کہتے رک گئی۔ وہ انکل نہیں تھے۔ بے روزگاری کے غم نے حالت اتنی مخدوش کردی تھی کہ: ان کی بڑھی ہوئی داڑھی میں سیاہ بالوں کی تعداد کم تھی پھر مجھے خیال آیا کہ آک جل کی خوراک ہی ایسی ہے، لوگ جوانی میں بوڑھے ہورہے ہیں پھر زندگی جینے کے لیے ٹینشن اتنی کہ بالوں کی سیاہی تیزی سے سفیدی میں بدلتی ہے۔ ہم تو جانے انجانے میں انکل، چاچا، بابا کہہ دیتے ہیں نجانے غمِ روزگار سے لڑتا یہ شخص اس جملے کا کیا اثر لیتا ہوگا۔ اور بس ان سوچوں کا آنا تھا کہ بھائی کہنا شروع کردیا دکاندار کو۔ رکشے والے کو وغیرہ خواتین کے لیے بھی سسٹر، بہنا، آپی، باجی سے بڑھ کر کچھ نہیں یعنی انکل آنٹی لفظ کا استعمال کم کردیا صرف ان کے لیے ہی استعمال کیا جن کے بارے میں علم ہوتا کہ یہ شادی شدہ ہیں اور عمر میں سچ میں بزرگ ہیں۔ کوئی بتائے نہ بتائے اور بات ہے لیکن وہ اس بات کا اثر لے لیتا ہے اور اسے مزید رنجیدہ کرنے کیلئے یہ وجہ بہت ہے۔ احتیاط کیجئے۔۔۔ سر اور داڑھی میں چار چھے سفید بالوں والوں کو بزرگی کا عہدہ دینے سے یا کسی موٹاپے کا شکار خاتون کو آنٹی یا خالہ کہنے سے یہ بے لذت غلطیاں ہیں جو ہم۔ جانے انجانے میں کر جاتے ہیں۔